السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرد نے تین مرتبہ اپنی بیوی کو چھوڑا اور باہر گھر سے نکل جاتا ہے لیکن منہ سے کچھ نہیں کہتا اور نہ ہی طلاق کا اشارہ کرتا ہے دوسری بار گھر سے باہر جانے کے بعد بیوی کو خط موصول ہوا جس میں خاوند کے گھر واپس آنے کی شروط تھیں اس میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اگر اس نے ان شرائط پر عمل نہ کیا تو وہ اسے طلاق دے دے گا۔

تو کیا پہلی دو بار بیوی کو چھوڑنا طلاق شمار ہو گا؟

اور کیا یہ دونوں علیحدہ علیحدہ طلاقیں شمار ہوں گی؟

یہ علم میں ہونا چاہیے کہ بیوی کو اس کا کچھ علم نہیں کہ یہ طلاق شمار ہو گی اور تیسری مرتبہ تو طلاق واضح تھی اس وقت خاوند دل کا مریض ہے اور علاج کروا رہا ہے بیوی یہ محسوس کرتی ہے کہ یہ سب کچھ اس کی سوچ اور غم کی بنا پر ہے وہ اب بھی اس کی بیوی بن کر رہنا چاہتی ہے اور اس کا اہتمام بھی کرتی ہے لیکن امام صاحب کے قول کے مطابق تین طلاقیں مکمل ہو چکی ہیں تو کیا واقعی تین طلاقیں پوری ہو چکی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صرف نیت سے ہی طلاق نہیں ہوتی بلکہ طلاق دو چیزوں میں سے ایک کے ساتھ ہوتی ہے یا تو زبان سے کلام کرنے سے یا پھر لکھنے سے۔ (دیکھیں: فتاوی الطلاق لابن باز ص/54-53)

اس بنا پر پہلی اور دوسری مرتبہ طلاق کا وقوع نہیں ہوا اس لیے کہ خاوند نے نہ تو طلاق کی بات کی اور نہ ہی اس کے متعلق لکھا اور تیسری مرتبہ کے متعلق گزارش ہے کہ آپ نے جو ذکر کیا ہے کہ اس نے لکھا تھا "اگر شروط پوری نہ کی گئیں تو وہ طلاق دے دے گا" یہ بھی طلاق شمار نہیں ہو گی بلکہ یہ تو طلاق کا ڈراوا ہے۔ اس لیے اگر ان شرائط کو پورا کر دیا گیا ہو یا پورا نہ کیا گیا ہو۔ دونوں صورتوں میں طلاق نہیں ہوئی اس لیے کہ صرف ڈراوے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (فتاوی الطلاق لابن باز ص/56) (شیخ ابن باز)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص448

محدث فتویٰ